



اَبَلَق گھوڑے سوار



- قربانی واجب ہونے کیلئے کتنا مال ہونا چاہئے 6 ● بکری ٹھہری کی طرف دیکھ رہی تھی 20
- عیب دار جانوروں کی تفصیل جن کی قربانی نہیں ہوتی 10 ● نگھی پر رحم کرنا باعثِ مغفرت ہو گیا 21
- قربانی کے وقت تماشا دیکھنا کیسا؟ 17 ● قصاب کیلئے 20 منہ پیچول 29
- گوشت کے 22 اجزاء جو نہیں کھائے جاتے 37

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبَلَق گھوڑے سوار

شیطان لاکھ سُستی دلائل یہ رسالہ (48 صفحات) آخر تک
پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قربانی کے مُتعلّق کافی معلومات ملیں گی۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا
فرمانِ عافیتِ نشان ہے: ”اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد
نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے
ہوں گے۔“ (اَلْفَرْدوس بِمَثُورِ الْخُطَاب ج ۵ ص ۲۷۷ حدیث ۸۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَبَلَق گھوڑے سوار

حضرت سیدنا احمد بن الحنفیہ رَحْمَةُ اللہِ الرَّحِیْمُ فرماتے ہیں: میرا بھائی باوجود
عُربتِ رِضائے الہی کی نیت سے ہر سال بقرہ عید میں قربانی کیا کرتا تھا۔ اُس کے انتقال

فَرَوَانُ مَصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کے بعد میں نے ایک خواب دیکھا کہ قیامت برپا ہوگئی ہے اور لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکل آئے ہیں، یکا یک میرا مرحوم بھائی ایک اَبْلَقُ (یعنی دو رنگے چتکبرے) گھوڑے پر سوار نظر آیا، اُس کے ساتھ اور بھی بہت سارے گھوڑے تھے۔ میں نے پوچھا: یَا اَخِی! مَا فَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِكَ؟ یعنی اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہنے لگا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بَخْش دیا۔ پوچھا: کس عمل کے سبب؟ کہا: ایک دن کسی غریب بڑھیا کو بہ نیتِ ثواب میں نے ایک درہم دیا تھا وہی کام آگیا۔ پوچھا: یہ گھوڑے کیسے ہیں؟ بولا: یہ سب میری بَقْرہ عید کی قربانیاں ہیں اور جس پر میں سوار ہوں یہ میری سب سے پہلی قربانی ہے۔ میں نے پوچھا: اب کہاں کا عَزْم ہے؟ کہا: جَنّت کا۔ یہ کہہ کر میری نظر سے اوجھل ہو گیا (ذُرَّةُ النَّاصِحِین ص ۲۹۰) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

اللہ کے چار حُرُوف کی نسبت سے
چار فرامینِ مَصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

﴿1﴾ قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک

نیکی ملتی ہے (ترمذی ج ۳ ص ۱۶۲ حدیث ۱۴۹۸) ﴿2﴾ جس نے خوش دلی سے طالبِ ثواب

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر زور و پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (قربانی)

ہو کر قربانی کی، تو وہ آتش جہنم سے حجاب (یعنی رُوح) ہو جائے گی (الْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ ج ۳ ص ۸۴)
 حدیث (۲۷۳۶) ﴿۳﴾ اے فاطمہ! اپنی قربانی کے پاس موجود رہو کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرے گا تمہارے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے (السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۹ ص ۴۷۶ حدیث (۱۹۱۶۱) ﴿۴﴾ جس شخص میں قربانی کرنے کی وسعت ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔

(ابن ماجہ ج ۳ ص ۵۲۹ حدیث ۳۱۲۳)

کیا قرض لیکر بھی قربانی کرنی ہوگی؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ قربانی کی استطاعت (یعنی طاقت) رکھنے کے باوجود اپنی واجب قربانی ادا نہیں کرتے، ان کے لیے لمحہ فکریہ ہے، اوّل یہی خسارہ (یعنی نقصان) کیا کم تھا کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب سے محروم ہو گئے مزید یہ کہ وہ گناہ گار اور جہنم کے حقدار بھی ہیں۔ فتاویٰ امجدیہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۵ پر ہے: ”اگر کسی پر قربانی واجب ہے اور اُس وقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔“

پُلصراط کی سواری

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِیَازِ دِگارِ دو عالم کے مالک و مُنخار، شہنشاہِ اَبَرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: انسان بقرہ عید کے دن کوئی

فَرَمَانِ مُصِطَفَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا حَقِیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قربانی قیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور گھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ لہذا خوش دلی سے قربانی کرو۔ (ترمذی ج ۳ ص ۱۶۲ حدیث ۱۴۹۸) مُحَقِّق عَلَی الْاِطْلَاق ، حَاتِمُ الْمُحَدِّثِیْن حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْمِ فرماتے ہیں: قربانی، اپنے کرنے والے کے نیکیوں کے پلے میں رکھی جائے گی جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۶۵۴) حضرت سیدنا علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْمِ فرماتے ہیں: پھر اس کے لئے سواری بنے گی جس کے ذریعے یہ شخص باسانی پلصراط سے گزرے گا اور اُس (جانور) کا ہر عُضْو مالک (یعنی قربانی پیش کرنے والے) کے ہر عُضْو (کیلئے جہنم سے آزادی) کا فدیہ بنے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح ج ۳ ص ۵۷۴ تحت الحدیث ۱۴۷۰، مرآۃ ج ۲ ص ۳۷۰)

قربانی کرنے والے بال ناخن نہ کاٹیں

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْمِ ایک حدیثِ پاک (جب عشرہ آجائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال و کھال کو بالکل ہاتھ نہ لگائے) کے تحت فرماتے ہیں: ”یعنی جو امیر و جوبایا فقیر نفلًا قربانی کا ارادہ کرے وہ ذُو الْحَبَّةِ الْحَرَام کا چاند دیکھنے سے قربانی کرنے تک ناخن بال اور (اپنے بدن کی) مُردار کھال وغیرہ نہ کاٹے نہ کٹوائے تاکہ حاجیوں سے قَدْرے (یعنی تھوڑی) مُشاہمت ہو جائے کہ وہ لوگ احرام میں حجامت نہیں کرا سکتے اور تاکہ قربانی ہر بال، ناخن (کیلئے جہنم

فَوَاقِنْ قُصَصُطَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ تین اور دس مرتبہ شام پُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری غفاعت ملے گی۔ (مُحَمَّد رَوَاهُ)

سے آزادی) کا فدیہ بن جائے۔ یہ حکم اِسْتِحْبَابِی ہے وُجُو بی نہیں (یعنی واجب نہیں، مُسْتَحَب ہے اور حَتَّى اَلْاِمَکَانَ مُسْتَحَب پر بھی عمل کرنا چاہئے البتہ کسی نے بال یا ناخن کاٹ لئے تو گناہ بھی نہیں اور ایسا کرنے سے قربانی میں خلل بھی نہیں آتا، قربانی دُرست ہو جاتی ہے) لہذا قربانی والے کا حجامت نہ کرانا بہتر ہے لازم نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اچھوں کی مُشَابَهَت (یعنی نقل) بھی اچھی ہے۔“

غریبوں کی قربانی

مفتی صاحب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مَزِید فرماتے ہیں: ”بلکہ جو قربانی نہ کر سکے وہ بھی اس عَشْرَہ (یعنی ذُو الْحِجَّۃِ الْحَرَام کے ابتدائی دس ایام) میں حجامت نہ کرائے، بقرہ عید کے دن اِِعْدِمْ عَیْدِ حِجَامَتِ کرائے تَوَانِ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (قربانی کا) ثواب پائے گا۔“

(مِرَاۃُ الْمَنَاجِیْح ج ۲ ص ۳۷۰)

مُسْتَحَب کام کیلئے گناہ کی اجازت نہیں

یاد رہے! چالیس دن کے اندر اندر ناخن تراشنا، بغلوں اور ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا ضروری ہے 40 دن سے زیادہ تاخیر گناہ ہے چُتّا نیچے میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یہ (یعنی ذُو الْحِجَّۃ کے ابتدائی دس دن میں ناخن وغیرہ نہ کاٹنے کا) حکم صرف اِسْتِحْبَابِی ہے، کرے تو بہتر ہے نہ کرے تو مُضَایَقَہ نہیں، نہ اس کو حکم عُدُولی (یعنی نافرمانی) کہہ سکتے ہیں، نہ

فَرَمَانِ مُصِطَفَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی (مہربانیاں)

قربانی میں نقص (یعنی خامی) آنے کی کوئی وجہ، بلکہ اگر کسی شخص نے 31 دن سے کسی عذر کے سبب خواہ بلا عذر ناخن نہ تراشے ہوں کہ چاندی الحِجَّہ کا ہو گیا تو وہ اگرچہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اس مُسْتَحَب پر عمل نہیں کر سکتا کہ اب دسویں تک رکھے گا تو ناخن تراشوائے ہوئے اکتالیسواں دن ہو جائے گا اور چالیس دن سے زیادہ نہ ہونا گناہ ہے۔ **فعل مُسْتَحَب** کے لئے گناہ نہیں کر سکتا۔
(مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۳۵۳-۳۵۴)

قربانی واجب ہونے کیلئے کتنا مال ہونا چاہئے

ہر بالغ، مُقیم، مسلمان مرد و عورت، مالکِ نصاب پر قربانی واجب ہے۔
(عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۲) مالکِ نصاب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اُس شخص کے پاس ساڑھے باؤن تو لے چاندی یا اتنی مالیت کی رقم یا اتنی مالیت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیت کا حاجتِ اَصْلِیَّہ کے علاوہ سامان ہو اور اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ یا بندوں کا اتنا قرضہ نہ ہو جسے ادا کر کے ذکر کردہ نصاب باقی نہ رہے۔ فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: حاجتِ اَصْلِیَّہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی عُمُوماً انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان کے بغیر گزر اوقات میں شدید تنگی و دشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سواری، علمِ دین سے متعلق کتابیں اور پیشے سے متعلق اوزار وغیرہ۔

فَرَمَانِ مُصِطَفَی ﷺ: جو مجھ پر روزِ جمعہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی)

(الہدایہ ج ۱ ص ۹۶) اگر ”حاجتِ اَصْلَیَّہ“ کی تعریف پیش نظر رکھی جائے تو بخوبی معلوم ہوگا کہ ”ہمارے گھروں میں بے شمار چیزیں“ ایسی ہیں کہ جو حاجتِ اَصْلَیَّہ میں داخل نہیں چُٹنا نچا اگر ان کی قیمت ”ساڑھے باؤن تو لہ چاندی“ کے برابر پہنچ گئی تو قربانی واجب ہوگی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مجددِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے سُوال کیا گیا کہ ”اگر زید کے پاس مکانِ سَکُونَت (یعنی رہائشی مکان) کے علاوہ دو ایک اور (یعنی مزید) ہوں تو اس پر قربانی واجب ہوگی یا نہیں؟“ الجواب: واجب ہے، جب کہ وہ مکان تنہا یا اس کے اور مال سے حاجتِ اَصْلَیَّہ سے زائد ہو، مل کر چھپن روپے (یعنی اتنی مالیت کہ جو ساڑھے باؤن تو لے چاندی کے برابر ہو) کی قیمت کو پہنچے، اگرچہ ان مکانوں کو کرائے پر چلاتا ہو یا خالی پڑے ہوں یا سادی زمین ہو بلکہ (اگر) مکانِ سَکُونَت اتنا بڑا ہے کہ اس کا ایک حصّہ اس (شخص) کے جاڑے (یعنی سردی اور گرمی (دونوں) کی سَکُونَت (رہائش) کے لئے کافی ہو اور دوسرا حصّہ حاجت سے زیادہ ہو اور اس (دوسرے حصّے) کی قیمت تنہا یا اسی قسم کے (حاجتِ اَصْلَیَّہ) سے زائد مال سے مل کر نصاب تک پہنچے، جب بھی قربانی واجب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۳۶۱)

فَرَمَانُ مُصِطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلیٰ)

وقت کے اندر شرائط پائے گئے تو ہی قربانی واجب ہوگی

مال اور دیگر شرائط قربانی کے ایام (یعنی 10 ذُو الْحِجَّۃِ الحرام کی صبح صادق سے لیکر

12 ذُو الْحِجَّۃِ الحرام کے غروبِ آفتاب تک) میں پائے جائیں جبھی قربانی واجب ہو

گی۔ اس کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ، بِدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ

مولانا مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ”بہارِ شریعت“ میں فرماتے ہیں: یہ

ضرور نہیں کہ دسویں ہی کو قربانی کر ڈالے، اس کے لیے گنجائش ہے کہ پورے

وقت میں جب چاہے کرے لہذا اگر ابتدائے وقت میں (10 ذُو الْحِجَّۃِ کی صبح)

اس کا اہل نہ تھا وُجوب کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخر وقت میں

(یعنی 12 ذُو الْحِجَّۃِ کو غروبِ آفتاب سے پہلے) اہل ہو گیا یعنی وُجوب کے شرائط

پائے گئے تو اُس پر واجب ہوگئی اور اگر ابتدائے وقت میں واجب تھی اور ابھی

(قربانی) کی نہیں اور آخر وقت میں شرائط جاتے رہے تو (قربانی) واجب نہ رہی۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۳)

”قربانی واجب ہے کے بارہ حُرُوف کی
نسبت سے قربانی کے 12 مَدَنی پھول“

﴿1﴾ بعض لوگ پورے گھر کی طرف سے صرف ایک بکرا قربان کرتے ہیں حالانکہ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو د پڑھو کہ تمہارا رُو د مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

بعض اوقات گھر کے کئی افراد صاحبِ نصاب ہوتے ہیں اور اس بنا پر ان ساروں پر قربانی واجب ہوتی ہے ان سب کی طرف سے الگ الگ قربانی کی جائے۔ ایک بکرا جو سب کی طرف سے کیا گیا کسی کا بھی واجب ادا نہ ہوا کہ بکرے میں ایک سے زیادہ حصے نہیں ہو سکتے کسی ایک طے شدہ فرد ہی کی طرف سے بکرا قربان ہو سکتا ہے۔

﴿2﴾ گائے (بھینس) اور اونٹ میں سات قربانیاں ہو سکتی ہیں۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۴)

﴿3﴾ نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے (اور اجازت بھی ضروری نہیں)۔ بالغ اولاد یا زوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اُن سے اجازت طلب کرے اگر ان سے اجازت لئے بغیر کر دی تو ان کی طرف سے واجب ادا نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۳، بہار شریعت ج ۳ ص ۴۲۸) اجازت دو طرح سے ہوتی ہے: (۱) صَرَاحاً مثلاً ان میں سے کوئی واضح طور پر کہہ دے کہ میری طرف سے قربانی کر دو (۲) دَلَالۃً (UNDER STOOD) مثلاً یہ اپنی زوجہ یا اولاد کی طرف سے قربانی کرتا ہے اور انہیں اس کا علم ہے اور وہ راضی ہیں۔

(فتاویٰ اہلسنت غیر مطبوعہ)

﴿4﴾ قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام

فَرَمَانِ مُصِطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

نہیں ہو سکتی مثلاً بجائے قربانی کے بکرایا اُس کی قیمت صدقہ (خیرات) کردی جائے یہ ناکافی ہے۔
(عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۳، بہار شریعت ج ۳ ص ۳۳۵)

﴿5﴾ قربانی کے جانور کی عمر: ”اونٹ“ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکرا (اس میں بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ (نرو مادہ) دونوں شامل ہیں) ایک سال کا۔ اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دُنبہ یا بھیڑ کا چھ مہینے کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (ندِ مختار ج ۹ ص ۵۳۳) یاد رکھئے! مُطْلَقاً چھ ماہ کے دُنبے کی قربانی جائز نہیں، اس کا اتنا فَرَبَہ (یعنی تگڑا) اور قد آور ہونا ضروری ہے کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا لگے۔ اگر 6 ماہ بلکہ سال میں ایک دن بھی کم عمر کا دُنبہ یا بھیڑ کا بچہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا نہیں لگتا تو اس کی قربانی نہیں ہوگی۔

﴿6﴾ قربانی کا جانور بے عیب ہونا ضروری ہے اگر تھوڑا سا عیب ہو (مثلاً کان میں چیرا یا سُورخ ہو) تو قربانی مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو قربانی نہیں ہوگی۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۳۴۰)

عیب دار جانوروں کی تفصیل جن کی قربانی نہیں ہوتی

﴿7﴾ ایسا پاگل جانور جو چرتا نہ ہو، اتنا کمزور کہ ہڈیوں میں مغز نہ رہا، (اس کی علامت یہ ہے کہ وہ دُبلے پن کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکے) اندھا یا ایسا کانا جس کا کان پین ظاہر ہو،

فَرْمَانِ مُصِطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔ (از: زیہ زبیا)

ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو، (یعنی جو بیماری کی وجہ سے چارہ نہ کھائے) ایسا لنگڑا جو خود اپنے پاؤں سے قربان گاہ تک نہ جاسکے، جس کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو، وحشی (یعنی جنگلی) جانور جیسے نیل گائے، جنگلی بکرا یا خُضْیٰ جانور (یعنی جس میں نرمادہ دونوں کی علامتیں ہوں) یا بجلالہ جو صرف غلیظ کھاتا ہو۔ یا جس کا ایک پاؤں کاٹ لیا گیا ہو، کان، دُم یا چُکّی ایک تہائی (1/3) سے زیادہ کٹے ہوئے ہوں ناک کٹی ہوئی ہو، دانت نہ ہوں (یعنی تھوڑے ہوں)، تھن کٹے ہوئے ہوں، یا خشک ہوں ان سب کی قربانی ناجائز ہے۔ بکری میں ایک تھن کا خشک ہونا اور گائے، بھینس میں دو کا خشک ہونا، ”نا جائز“ ہونے کیلئے کافی ہے۔

(دُرِّ مُخْتَار ج ۹ ص ۵۳۵-۵۳۷، بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۴۰، ۳۴۱)

﴿8﴾ جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اُس کی قربانی جائز ہے۔ اور اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے، اگر جڑ سمیت ٹوٹے ہیں تو قربانی نہ ہوگی اور صرف اوپر سے ٹوٹے ہیں جڑ سلامت ہے تو ہو جائے گی۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۷)

﴿9﴾ قربانی کرتے وقت جانور اُچھلا کودا جس کی وجہ سے عیب پیدا ہو گیا یہ عیب مُضَر نہیں یعنی قربانی ہو جائے گی اور اگر اُچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہو گیا اور وہ چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ کر لایا گیا اور ذبح کر دیا گیا جب بھی قربانی ہو جائے گی۔

(بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۴۲، دُرِّ مُخْتَار و رَدُّ الْمُخْتَار ج ۹ ص ۵۳۹)

فَوَاقِنُ مُصِطَفًی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا فُر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (عام)

﴿10﴾ بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے جبکہ اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو

اور اگر اچھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو ذبح کرنے کا حکم دے مگر اس صورت

میں بہتر یہ ہے کہ وقتِ قربانی وہاں حاضر ہو۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۰)

﴿11﴾ قربانی کی اور اُس کے پیٹ میں سے زندہ بچہ نکلا تو اُسے بھی ذبح کر دے اور

اُسے (یعنی بچے کا گوشت) کھایا جاسکتا ہے اور مرا ہوا بچہ ہو تو اُسے پھینک دے کہ

مُر دار ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۴۸) (قربانی ہوگئی اور اس مرے ہوئے بچے کی ماں کا

گوشت کھا سکتے ہیں)

﴿12﴾ دوسرے سے ذبح کروایا اور خود اپنا ہاتھ بھی چھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل

کر ذبح کیا تو دونوں پر بِسْمِ اللہِ کہنا واجب ہے۔ ایک نے بھی جان بوجھ کر

چھوڑ دی یا یہ خیال کر کے چھوڑ دی کہ دوسرے نے کہہ لی مجھے کہنے کی کیا ضرورت،

دونوں صورتوں میں جانور حلال نہ ہوا۔ (دُرُ مختار ج ۹ ص ۵۵۱)

ذبح میں کتنی رگیں کتنی چاہئیں؟

صَدْرُ الشَّرِیعَہ، بَدْرُ الطَّرِیقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں۔ حُلُقُوم یہ وہ

ہے جس میں سانس آتی جاتی ہے، مری اس سے کھانا پانی اترتا ہے ان دونوں

فَرْمَانِ مُصِطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (بخاری)

کے اُغل بگل اور دو رگیں ہیں جن میں خون کی روانی ہے ان کو وَدَجِین (وَدَجِین) کہتے ہیں۔ دُنْج کی چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا کافی ہے یعنی اس صورت میں بھی جانور حلال ہو جائے گا کہ اکثر کے لیے وہی حکم ہے جو گل کے لیے ہے اور اگر چاروں میں سے ہر ایک کا اکثر حصہ کٹ جائے گا جب بھی حلال ہو جائے گا اور اگر آدھی آدھی ہر رگ کٹ گئی اور آدھی باقی ہے تو حلال نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۱۲، ۳۱۳)

قربانی کا طریقہ

(چاہے قربانی ہو یا ویسے ہی دُنْج کرنا ہو) سنت یہ چلی آرہی ہے کہ دُنْج کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رُو ہوں، ہمارے علاقے (یعنی پاک و ہند) میں قبلہ مغرب (WEST) میں ہے، اس لئے سرِ ذبیحہ (یعنی جانور کا سر) جُنبُوب (SOUTH) کی طرف ہونا چاہئے تاکہ جانور بائیں (یعنی اُلٹے) پہلو لیٹا ہو، اور اس کی پیٹھ مشرق (EAST) کی طرف ہوتا کہ اس کا مُنہ قبلہ کی طرف ہو جائے، اور دُنْج کرنے والا اپنا دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں جانور کی گردن کے دائیں (یعنی سیدھے) حصے (یعنی گردن کے قریب پہلو) پر رکھے اور دُنْج کرے اور خود اپنا یا جانور کا مُنہ قبلہ کی طرف کرنا ترک کیا تو مکروہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۱۶، ۲۱۷)

(ابن عربی)

فَرَمَانِ مُصِطَفَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرود شریف پڑھو اللہ عزوجل تم پر رحمت بھیجے گا۔

قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْہِیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحِیَّایْ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اور جانور کی گردن کے قریب پہلو پر اپنا سیدھا پاؤں رکھ کر اَللّٰهُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۝ پڑھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیجئے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرٰہِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ۝ اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کریں تو مِیْنِ کے بجائے مِنْ کہہ کر اُس کا نام لیجئے۔ (بوقتِ ذبح پیٹ پر گھٹنایا پاؤں نہ رکھئے کہ اس طرح بعض اوقات خون کے علاوہ غذا بھی نکلنے لگتی ہے)

مَدَنِی التَّجَا: قربانی میں دیکھ کر دعا پڑھتے وقت رسالے پر ناپاک خون نہ لگنے پائے

۱۔ ترجمہ کنز الایمان: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے ایک اُسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔ (پ ۷۹، الانعام ۷۹) ۲۔ ترجمہ کنز الایمان: بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کیلئے ہے جو رب سارے جہان کا (پ ۸۰، الانعام ۱۶۲) ۳۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہے اور میں مسلمانوں میں ہوں۔ ۴۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تیرے ہی لیے اور تیری دی ہوئی توفیق سے، اللہ کے نام سے شروع اللہ سب سے بڑا ہے۔ ۵۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تو مجھ سے (اس قربانی کو) قبول فرما جیسے تو نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے قبول فرمائی۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۳۵۲)

فَرَمَانِ مُصِطَفَی ﷺ: تھو پر کھڑے سے دُرو پاک پڑھو۔ قَلْب تہارا تھو پُرو دُرو پاک پڑھنا تہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامعہ سنی)

اس کا خیال فرمائیے۔

بکری جنتی جانور ہے

بکری کی عزت کرو اور اس سے مٹی جھاڑو کیونکہ وہ جنتی جانور ہے۔

(الْفَرَدَوس بِمَثُورِ الْخُطَاب ج ۱ ص ۶۹ حدیث ۲۰۱)

جانوروں پر رحم کی اپیل

گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تَعِیْن کر لیا جائے، لٹانے کے بعد بالخصوص پتھر لی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زبان جانور کیلئے سخت اذیت کا باعث ہے۔ دَنُج کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، دَنُج کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصاب جلد ”ٹھنڈی“ کرنے کیلئے دَنُج کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اسی طرح بکرے کو دَنُج کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زبانوں پر اس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بلا وجہ ایذا پہنچانے والے کو روکے۔ اگر باؤ جو قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار

فَرَمَانِ مُصَلَّطُ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو چھ پر ایک دُرود شریف پڑھتا ہے (اللہ عزوجل اُس کیلئے ایک قیرا ادا کر لکھتا اور قیرا ادا کر چھارتھتا ہے۔ (بہارِ اَزَانِ))

اور جہنم کا حقدار ہوگا۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صفحہ 660 پر ہے: ”جانور پر ظلم کرنا ذمی کا فرپر (اب دنیا میں سب کافرِ ربی ہیں) ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذمی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیوں کہ جانور کا کوئی مُعین و مددگار اللہ عزوجل کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے!“ (دُرُومُخْتَارُو رَدُّ الْمُحْتَاجِ ۹ ص ۶۶۲)

مرنے کے بعد مظلوم جانور مُسَلَّط ہو سکتا ہے

ذبح کرنے کے بعد رُوح نکلنے سے قبل چھریاں چلا کر بے زبان جانوروں کو بلاوجہ تکلیف دینے والوں کو ڈر جانا چاہئے کہیں مرنے کے بعد عذاب کیلئے یہی جانور مُسَلَّط نہ کر دیا جائے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1012 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جہنم میں لے جانے والے اعمال“ جلد 2 صفحہ 323 تا 324 پر ہے: انسان نے ناحق کسی چوپائے کو مارا یا اسے بھوکا پیاسا رکھا یا اس سے طاقت سے زیادہ کام لیا تو قیامت کے دن اس سے اسی کی مثل بدلہ لیا جائے گا جو اس نے جانور پر ظلم کیا یا اسے بھوکا رکھا۔ اس پر درج ذیل حدیثِ پاک دلالت کرتی ہے۔ چُناںچہ رَحْمَتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جہنم میں ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ لٹکی ہوئی ہے اور ایک بلی اُس کے چہرے اور سینے کو نوچ رہی ہے اور اسے ویسے ہی عذاب

فَرَمَانِ مُصِطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک یہ راتِ اُمّ اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (برقی)

دے رہی ہے جیسے اس (عورت) نے دنیا میں قید کر کے اور بھوکا رکھ کر اسے تکلیف دی تھی۔

اس روایت کا حکم تمام جانوروں کے حق میں عام ہے۔ (الزَّوْجُ ۲ ص ۱۷۴)

کر لے توبہ رب کی رَحْمَت ہے بڑی

قَبْر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قُرْبَانِی کے وقت تماشا دیکھنا کیسا؟

قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے دُحّ کرنا افضل اور بوقتِ دُحّ بہ نیتِ ثوابِ آخرت

وہاں حاضر رہنا بھی افضل۔ مگر اسلامی بہن صرف اُسی صورت میں وہاں کھڑی ہو سکتی ہے

جب کہ بے پردگی کی کوئی صورت نہ ہو مثلاً اپنے گھر کی چار دیواری ہو، دُحّ (یعنی دُحّ کرنے

والا) محرم ہو اور حاضرین میں بھی کوئی نا محرم نہ ہو۔ ہاں غیر محرم نابالغ لڑکا موجود ہو تو حرج

نہیں۔ محض حُطِّ نَفْس (یعنی مزہ لینے) کی خاطر دُحّ ہونے والے جانور کے گرد گھیرا ڈالنا، اُس

کے چلانے اور تڑپنے پھڑکنے سے لطف اندوز ہونا، ہنسنا، قہقہے بلند کرنا اور اس کا تماشا بنانا

سراسر غفلت کی علامت ہے۔ دُحّ کرتے وقت یا اپنی قربانی ہو رہی ہو اُس کے پاس

فَرْوَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

حاضر رہتے وقت ادائے سنت کی نیت ہونی چاہئے اور ساتھ ہی یہ بھی نیت کرے کہ میں جس طرح آج راہِ خدا میں جانور قربان کر رہا ہوں، بوقتِ ضرورت اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی جان بھی قربان کر دوں گا۔ نیز یہ بھی نیت ہو کہ جانور ذبح کر کے اپنے نفسِ امارہ کو بھی ذبح کر رہا ہوں اور آئندہ گناہوں سے بچوں گا۔ ذبح ہونے والے جانور پر رحم کھائے اور غور کرے کہ اگر اس کی جگہ مجھے ذبح کیا جا رہا ہوتا اور لوگ تماشا بناتے اور بچے تالیاں بجاتے ہوتے تو میری کیا کیفیت ہوتی!

ذبیحہ کو آرام پہنچائیے

حضرت سیدنا شہداء ابن اُوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید المرسلین، خاتم النبیین، جنابِ رحمۃ اللعالمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، لہذا جب تم کسی کو قتل کرو تو احسن (یعنی بہت اچھے) طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو احسن (یعنی خوب عمدہ) طریقے سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری کو اچھی طرح تیز کر لیا کرو اور ذبیحہ کو آرام دیا کرو۔ (صحیح مسلم ص ۱۰۸۰)

حدیث (۱۹۵۵) بوقتِ ذبح رضائے الہی کی نیت سے جانور پر رحم کھانا کا ثواب ہے جیسا کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مجھے بکری ذبح کرنے پر رحم آتا ہے۔ فرمایا: ”اگر اس پر رحم کرو گے اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی تم پر

فَرَمَانُ مُصِطَفَی ﷺ: جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (عربی)

رحم فرمائے گا۔“

(مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد بن حَنْبَل ج ۵ ص ۳۰۴ حدیث ۱۵۵۹۲)

جانور کو بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

قربانی سے پہلے اُسے چاراپانی دے دیں یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذبح کریں اور پہلے سے چھری تیز کر لیں ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چھری تیز کی جائے۔ (بہار شریعت جلد ۳ ص ۳۵۲) یہاں ایک عجیب و غریب حکایت ملاحظہ ہو چنانچہ حضرت سیدنا ابو جعفر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَر فرماتے ہیں: ایک بار میں نے ذبح کیلئے بکری لٹائی اتنے میں مشہور بُرُورگ حضرت سیدنا ایوب سَخْتِیانی (ح۔ ت۔ یانی) قُدس سَیِّدُہُ الثُّورَانِ ادھر آ نکلے، میں نے چھری زمین پر ڈال دی اور گفتگو میں مشغول ہوا، دَریں اُٹنا بکری نے دیوار کی جڑ میں اپنے گھروں سے ایک گڑھا کھودا اور پاؤں سے چھری اُس میں دھکیل دی اور اُس پر مٹی ڈال دی! حضرت سیدنا ایوب سَخْتِیانی قُدس سَیِّدُہُ الثُّورَانِ فرمانے لگے: ارے دیکھو تو سہی! بکری نے یہ کیا کیا! یہ دیکھ کر میں نے پختہ عزم کر لیا کہ اب کبھی بھی کسی جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح نہیں کروں گا۔

(حیاء الحيوان ج ۲ ص ۶۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے مَعَاذَ اللہ یہ مراد نہیں کہ ذبح

فَوَاقِنُ قُصَصُطْهُ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

کرنا کوئی غلط کام ہے۔ بس اس طرح کے واقعات بزرگوں کے غلبہ حال پر مبنی ہوتے ہیں۔ ورنہ مسئلہ یہی ہے کہ اپنے ہاتھ سے دُخ کرنا سنت ہے۔

بکری چھری کی طرف دیکھ رہی تھی

سرکارِ ابد قرار، شافعِ روز شمار، بِإِذْنِ پَرُوڑ دگارِ دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک آدمی کے قریب سے گزرے، وہ بکری کی گردن پر پاؤں رکھ کر چھری تیز کر رہا تھا اور بکری اس کی طرف دیکھ رہی تھی، آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا: ”کیا تم پہلے ایسا نہیں کر سکتے تھے؟ کیا تم اسے کئی موتیں مارنا چاہتے ہو؟ اسے لٹانے سے پہلے اپنی چھری تیز کیوں نہ کر لی؟“ (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۵ ص ۳۲۷)

حدیث ۷۶۳۷، أَلَسَنُ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ ج ۹ ص ۴۷۱، ۴۱۴۱، مُلْتَقَطًا مِنَ الْحَدِيثَيْنِ

ذبح کیلئے ٹانگ مت گھسیٹو!

امیرُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدُ نافاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو بکری کو دُخ کرنے کے لئے اسے ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ رہا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے خرابی ہو، اسے موت کی طرف اچھے انداز میں لے کر جا۔

(مُصَنَّفُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ج ۴ ص ۳۷۶ حدیث ۸۶۳۶)

فَرَمَانِ مُصِطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام پُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مُحَمَّد ابُو ہریرہ)

مگھی پر رَحْم کرنا باعثِ مَغْفِرَت ہو گیا

کسی نے خواب میں حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی کو دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، پوچھا: مَغْفِرَت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مگھی سیاہی (INK) پینے کے لئے میرے قلم پر بیٹھ گئی، میں لکھنے سے رک گیا یہاں تک کہ وہ فارِغ ہو کر اڑ گئی۔ (لَطَائِفُ الْیَمِّنِ وَالْاِخْلَاقِ لِلشَّعْرَانِی ص ۳۰۵)

مگھی کو مارنا کیسا؟

یاد رہے! اکھیاں تنگ کرتی ہوں تو ان کو مارنا جائز ہے تاہم جب بھی حُصولِ نَفْع یا دَفْعِ ضَرر (یعنی فائدہ حاصل کرنے یا نقصان زائل کرنے) کیلئے مگھی یا کسی بھی بے زَبان کی جان لینی پڑے تو اُس کو آسان سے آسان طریقے پر مارا جائے خواہ اُس کو بار بار زندہ کچلتے رہنے یا ایک وار میں مار سکتے ہوں پھر بھی زخم کھا کر پڑے ہوئے پر بلا ضرورت ضَرر میں لگاتے رہنے یا اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کو تڑپانے وغیرہ سے گریز کیا جائے۔ اکثر بچے نادانی کے سبب چیونٹیوں کو کچلتے رہتے ہیں اُن کو اس سے روکا جائے۔ چیونٹی بہت کمزور ہوتی ہے چٹکی میں اٹھانے یا ہاتھ یا جھاڑو سے ہٹانے سے عُموماً زخمی ہو جاتی ہے، موقع کی مُناسَبَت سے اس پر پھونک مار کر بھی کام چلایا جاسکتا ہے۔

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

قربانی میں عقیقے کا حصہ

قربانی کی گائے یا اونٹ میں عقیقے کا حصہ ہو سکتا ہے۔ (رَدُّ الْمُنْتَاحِ ج ۹ ص ۵۴۰)

اجتماعی قربانی کا گوشت وزن کر کے تقسیم کرنا ہو گا

اگر شرکت میں گائے کی قربانی کی تو ضروری ہے کہ گوشت و وزن کر کے تقسیم کیا جائے، اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں، کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔ بخوشی ایک دوسرے کو کم زیادہ معاف کر دینا کافی نہیں۔ (مُلَخَّصُ اَزْ بَہَارِ شَرِیْعَتِ ج ۳ ص ۳۳۵) ہاں اگر سب ایک ہی گھر میں رہتے ہیں کہ مل کر ہی بانٹیں گے اور کھائیں گے یا شُرْکاء اپنا اپنا حصہ لینا نہیں چاہتے، ایسی صورت میں وِزَن کرنے کی حاجت نہیں۔

اندازے سے گوشت تقسیم کرنے کے دو حیلے

اگر شُرْکاء اپنا اپنا حصہ لے جانا چاہتے ہوں تو وِزَن کرنے کی مُشَقَّت سے بچنے کیلئے یہ دو حیلے کر سکتے ہیں: ﴿۱﴾ ذَنْح کے بعد اس گائے کا سارا گوشت ایک ایسے بالغ مسلمان کو ہبہ (یعنی تحفۃ مالک) کر دیں جو ان کی قربانی میں شریک نہ ہو اور اب وہ اندازے سے سب میں تقسیم کر سکتا ہے ﴿۲﴾ دوسرا حیلہ اس سے بھی آسان ہے جیسا کہ فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: گوشت تقسیم کرتے وقت اس میں کوئی دوسری جُشُس (مثلاً کچی مغز وغیرہ) شامل کی جائے تو بھی اندازے سے تقسیم کر سکتے ہیں۔ (دُرُؤُ الْخِتَارِ ج ۹ ص ۵۲۷) اگر کئی چیزیں ڈالی ہیں تو ہر ایک میں سے ٹکڑا ٹکڑا دینا لازمی نہیں۔ گوشت کے

فَرْمَانِ مُصِطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

ساتھ صرف ایک چیز دینا بھی کافی ہے۔ مثلاً، تلی، کھجی، سری پائے ڈالے ہیں تو گوشت کے ساتھ کسی کوتلی دیدی، کسی کو کھجی کا ٹکڑا، کسی کو پایہ، کسی کو سری۔ اگر ساری چیزوں میں سے ٹکڑا ٹکڑا دینا چاہیں تب بھی حَرَج نہیں۔

قربانی کے گوشت کے تین حصے

قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص غنی (یعنی مالدار) یا فقیر کو دے سکتا ہے کھلا سکتا ہے بلکہ اس میں سے کچھ کھالینا قربانی کرنے والے کے لیے مُسْتَحَب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے ایک حصہ فقراء کے لیے اور ایک حصہ دوست و احباب کے لیے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۰) اگر سارا گوشت خود ہی رکھ لیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: تین حصے کرنا صرف اِسْتِحْبَابِی امر ہے کچھ ضروری نہیں، چاہے تو سب اپنے صرف (یعنی استعمال) میں کر لے یا سب عزیزوں قریبوں کو دے دے، یا سب مساکین کو بانٹ دے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۲۵۳)

وصیت کی قربانی کے گوشت کا مسئلہ

مَنْت یا مرحوم کی وصیت پر کی جانے والی قربانی کا سب گوشت فقراء اور مساکین کو صدقہ کرنا واجب ہے نہ خود کھائے نہ مالداروں کو دے۔

(ماخوذ از بہار شریعت ج ۳ ص ۳۴۵)

فَرَمَانُ مُصِطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلیٰ)

چھ سوالات و جوابات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ

کی مطبوعہ 112 صفحات پر مشتمل کتاب، ”چندے کے بارے میں سوال جواب“

صفحہ 84 تا 88 سے ”چھ سوالات و جوابات“، ملاحظہ ہوں۔ یہ ہر ادارے بلکہ ہر مسلمان

کیلئے مفید ہی نہیں مفید ترین ہیں۔

چندے کی رقم سے اجتماعی قربانی کیلئے گائیس خریدنا

سوال: مذہبی یا فلاحی ادارے کے چندے کی رقم سے اجتماعی قربانی کیلئے بیچنے کے

واسطے گائیس خریدی جاسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: چندے کی رقم کاروبار میں لگانا جائز نہیں۔ اس کیلئے چندہ دینے والے سے

صراحت یعنی صاف لفظوں میں اجازت لینى ضروری ہے۔ (جو اس کی اجازت دے

تو صرف اُسی کے چندے کی رقم کاروبار میں لگائی جاسکتی ہے یونہی بلا اجازت مالک

اُس کے دیئے ہوئے چندے کی رقم قرض دینے کی بھی اجازت نہیں)

غربا کو کھائیس لینے دیجئے

سوال: اگر کوئی شخص ہر سال غریبوں کو کھال دیتا ہو، اُس پر انفرادی کو شش کر کے اپنے

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

مدرّے یاد گیر دینی کاموں کیلئے کھال لینا اور غریبوں کو محروم کر دینا کیسا ہے؟

جواب: اگر واقعی کوئی ایسا غریب مُسْتَحِقِ اَدَمی ہے جس کا گزارہ اُسی کھال یا زکوٰۃ و

فطرہ پر موقوف ہے تو اب اُس کو ملنے والے اِن عَطِیَّات کی اپنے ادارے کیلئے

ترکیب کر کے اُس غریب کو محروم کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ (اور اگر ان غریبوں

کا گزارہ کھال وغیرہ پر موقوف نہ ہو تو کھال کا مالک جس مُصرف میں چاہے دے سکتا ہے

مثلاً دینی مدرّے کو دیدے) میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام

احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اگر کچھ لوگ اپنے یہاں کی کھالیں

حاجت مند یتیموں، بیواؤں، مسکینوں کو دینا چاہیں کہ ان کی صورتِ حاجت روائی

یہی ہو، اُسے کوئی واعظ (یعنی وعظ کہنے والا) یا مدرّے والا روک کر مدرّے سے کیلئے

لے لے تو یہ اُس کا ظَلَم ہوگا۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم۔

(مُلَخَّصٌ از فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۵۰۱)

کھالوں کیلئے بے جا ضد مت کیجئے

سوال: اگر کوئی شخص اہلسنّت کے کسی مدرّے سے یا کسی غریب مسلمان کو کھال دینے کا وعدہ کر

چکا ہو اُس کو بیاصرہ اپنے ادارے مثلاً دعوتِ اسلامی کیلئے کھال دینے پر آمادہ

کرنا کیسا؟

فَرَمَانُ مُصِطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

جواب: ایسا نہ کرے کہ یوں آپس میں عداوت و منافرت کا سلسلہ ہوگا، فتنوں، غیبتوں،

چغلیوں، بدگمانیوں، الزام تراشیوں اور دل آزاریوں وغیرہ گناہوں کے دروازے

گھلیں گے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا

خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 21 صَفَحَہ 253 پر فرماتے ہیں:

مسلمانوں میں بلا وجہ شرعی اختلاف و فتنہ پیدا کرنا نیا بتِ شیطان ہے۔ (یعنی

ایسے لوگ اس معاملے میں شیطان کے نائب ہیں) حدیثِ پاک میں ہے: ”فتنہ سورہا

ہے اُس کے جگانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔“

(الْجَامِعُ الصَّغِيرُ لِلشَّيْطَانِيَّاتِ ص ۳۷۰ حدیث ۵۹۷۵)

سُنّی مدارس کی کھالیں مت کاٹنے

سوال: اگر کوئی کہے کہ میں ہر سال فلاں سُنّی ادارے کو کھال دیتا ہوں۔ اُس کو یہ سمجھانا

کیسا کہ اس سال ہمارے دینی ادارے مثلاً دعوتِ اسلامی کو کھال دے

دیتے۔

جواب: اگر وہ صاحبِ کسی ایسی جگہ کھال دیتے ہیں جو کہ اُس کا صحیح مصرف ہے تو اُس

ادارے کو محروم کر کے اپنی تنظیم کیلئے کھال حاصل کر لینا اُس ادارے والوں کیلئے

صدمے کا باعث ہوگا، یوں آپس میں کشیدگی پیدا ہوگی لہذا ہر اُس کام سے

فَرَمَانِ مُصِطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذکر و تہنیت نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔ (ترمذی)

اجتناب کیجئے جس سے مسلمانوں میں باہم رنجشیں ہوں مسلمانوں کو نفرت و وحشت سے بچانا بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ خُصُورِ اکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ معظم ہے:

بَشِّرُوا وَلَا تُنْفِرُوا۔ یعنی خوشخبری سناؤ اور (لوگوں کو) نفرت نہ دلاؤ۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۲ حدیث ۶۹)

سُنی مدرّسے کو کھال خود دے آئیے

سوال: اگر کہیں دعوتِ اسلامی کیلئے کھال لینے پہنچے، اُس نے ایک ہمیں دی اور ایک کھال بچا کر رکھتے ہوئے کہا کہ یہ اہلسنت کے فلاں دارالعلوم کو دینی ہے۔ آپ آدھے گھنٹے کے بعد معلوم کر لیجئے اگر وہ لینے نہ آئیں تو یہ کھال بھی آپ ہی لے لیجئے۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: یہ ذہن میں رہے کہ قربانی کی کھالیں اکٹھی کرنا دعوتِ اسلامی کا ”مقصد“ نہیں ”ضرورت“ ہے۔ دعوتِ اسلامی کا ایک مقصد نیکی کی دعوت عام کرنے کی غرض سے نفرتیں مٹانا اور مسلمانوں کے دلوں میں محبتوں کے چراغ جلانا بھی ہے۔ تمام سُنی ادارے ایک طرح سے دعوتِ اسلامی ہی کے ادارے ہیں اور دعوتِ اسلامی تمام سُنی اداروں کی اپنی اپنی اور اپنی سنتوں بھری تحریک

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا زُکُور ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (عالم)

ہے۔ مُمکنہ صورت میں اچھی اچھی نیتیں کر کے آپ خود اُس سُنّی دَاِرِ اَعْلُوْم کو کھال پہنچا دیجئے۔ اِس طرح اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کا دل بھی خوش کرنے کی سعادت حاصل ہوگی۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت، مصطفیٰ جانِ رَحْمَت، شمعِ بزمِ پدایت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”فرائض کے بعد سب اَعْمَال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔“

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ لِلطَّبْرَانِی ج ۱۱ ص ۹۹ حدیث ۱۱۰۷۹)

اپنی قربانی کی کھال بیچ دی تو؟

سوال: کسی نے اپنی قربانی کی کھال بیچ کر رقم حاصل کر لی اب وہ مسجد میں دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: یہاں نیت کا اعتبار ہے۔ اگر اپنی قربانی کی کھال اپنی ذات کیلئے رقم کے عوض بیچی تو یوں بیچنا بھی ناجائز ہے اور یہ رقم اِس شخص کے حق میں مالِ حَبِیْث ہے اور اِس کا صدقہ کرنا واجب ہے لہذا کسی شرعی فقیر کو دیدے۔ اور تو بے بھی کرے اور اگر کسی کا خیر کیلئے مثلاً مسجد میں دینے ہی کی نیت سے بیچی تو بیچنا بھی جائز ہے اور اب مسجد میں دینے میں کوئی حَرَج (بھی) نہیں۔

فَرَمَانِ مُصِطَفَی ﷺ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو یا زود یا کم پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (بخاری)

قصاب کیلئے 20 مدنی پھول

﴿1﴾ پہلے کسی ماہر گوشت فروش کی نگرانی میں ذبح وغیرہ کا کام سیکھ لے کہ اُس نا تجربہ کار کیلئے یہ کام جائز نہیں جس کی وجہ سے کسی کے جانور کے گوشت اور کھال وغیرہ کو عُرف و عادت (یعنی عام معمول اور دستور) سے ہٹ کر نقصان پہنچتا ہو۔

﴿2﴾ ماہر گوشت فروش کو بھی چاہئے کہ جلد بازی یا لاپرواہی کے سبب کھال میں عُرف و عادت سے زائد گوشت نہ لگا رہنے دے، اسی طرح چھچھڑے اُتارنے میں بھی احتیاط سے کام لے کہ اس میں خواخوہ بوٹی اور چربی نہ چلی جائے۔ نیز کھائی جانے والی ہڈیاں وغیرہ بھی پھینکنے کے بجائے ٹکڑے بنا کر گوشت ہی میں ڈال دے اور ماہر گوشت فروش کو بھی عُرف و عادت سے ہٹ کر گوشت یا کھال کو نقصان پہنچانا جائز نہیں۔

﴿3﴾ بقرہ عید میں عموماً بڑے جانور کا بھیجا اور زبان وغیرہ نکال کر سری کا بقیہ حصہ اور پائے کے گھر پھینک دیئے جاتے ہیں، اسی طرح بکرے کے سری پائے کے بھی کھائے جانے والے بعض اجزا خواخوہ ضائع کر دیئے جاتے ہیں ایسا نہ کیا جائے اگر خود کھانا نہیں چاہتے تو کسی غریب مسلمان کو مل کر احترام کے ساتھ دیجئے کہ اس طرح کے کافی افراد ان دنوں گوشت اور چربی وغیرہ کی تلاش میں

(ابن عربی)

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو! اللہ عزوجل تم پر رحمت بھیجے گا۔

پھر رہے ہوتے ہیں۔ نیز یہ بھی یاد رکھئے کہ بڑے جانور کے سری پائے مکمل چترے سمیت اصل کھال سے جدا کر لینے کی وجہ سے کھال کی قیمت میں کمی آتی ہے۔

﴿4﴾ عام دنوں میں پونچھ کا گوشت دوسرے گوشت کے ساتھ وژن میں بیجا جاتا ہے جبکہ قربانی کے جانور کی پونچھ عموماً کھال میں ہی جانے دیتے ہیں اس سے اس کا گوشت ضائع ہو جاتا ہے، بلکہ بڑے جانور میں سے بعض اوقات کھال سمیت پونچھ کاٹ کر پھینک دیتے ہیں، یہ طریقہ بھی غلط ہے، اس طرح کرنے سے کھال کی قیمت میں بھی کمی آتی ہے۔

﴿5﴾ جن ملکوں میں کھال کام میں لے لی جاتی ہے (مثلاً پاک و ہند میں) وہاں عُرف سے ہٹ کر خواخواہ ایسی جگہ ”کٹ“ لگا دینا جائز نہیں جس سے کھال کی قیمت میں کمی آجائے۔ گوشت فروشوں کو چاہئے کہ جس طرح اپنے ذاتی جانور کی کھال سنبھال سنبھال کر اُدھیڑتے ہیں، دوسروں کے معاملے میں بھی اسی طرح کریں۔

﴿6﴾ دُنبے کی چٹائی کی کھال اُدھیڑنے میں اس بات کا خیال رکھئے کہ چربی کھال میں باقی نہ رہے۔

﴿7﴾ چھپڑے اور چربی ایک طرف جمع کر کے آخر میں چھپڑوں کی آڑ میں چربی بھی اٹھا

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: کثرت سے ذُرود پاک پڑھوئے جب تمہارا گھوڑا پاک پڑدو پاک پڑنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامِ سفیر)

لے جانا دھوکا اور چوری ہے۔ پوچھ کر بھی نہ لیں کہ ”سوال“ ہے اور بلا حاجت شرعی سوال جائز نہیں۔ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: جو شخص حاجت کے بغیر لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ منہ میں انگارے ڈالنے والے کی طرح ہے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۲۷۱ حدیث ۳۵۱۷)

﴿۸﴾ بسا اوقات قربانی کے جانور میں سے بوٹی کا بہترین گول لوتھڑا چپکے سے ٹوکری میں سرکا لیا جاتا ہے یہ صاف صاف چوری ہے۔ بلا اجازت شرعی مانگ کر لینا بھی دُرست نہیں۔ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: ”جو مال میں اضافے کے لئے لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ انگارے مانگتا ہے، اب اس کی مرضی ہے کہ انگارے کم جمع کرے یا زیادہ۔“ (مُسْلِم ص ۱۸۰ حدیث ۱۰۴۱) ہاں اگر لوگوں میں گوشت بانٹا جا رہا ہے اور گوشت فروش نے بھی لینے کیلئے ہاتھ بڑھا دیا تو خرچ نہیں۔

﴿۹﴾ گوشت کا ہر وہ حصہ جو عام دنوں میں استعمال میں لیا جاتا ہے، قربانی کے دنوں میں بھی کام میں لیا جائے۔ پھینچے اور چربی وغیرہ کے ٹکڑے کر کے گوشت کے ساتھ تقسیم کر دینا مناسب ہے، اس طرح کی چیزوں کو پھینکا نہ جائے اگر خود کھانا یا گوشت کے ساتھ تقسیم کرنا نہیں چاہتے تو یوں بھی ہو سکتا ہے کہ جو ضرورت مند لینا چاہے اُسے بلا کر دے دیا جائے یا کسی کے حوالے کر دیا جائے کہ کسی ضرورت مند کو دے دے بلکہ احتیاط اسی میں ہے کہ خود ہی کسی مسلمان کے حوالے کر

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ: صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک دُرود شریف پڑھتا ہے اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے ایک قبر ادا کر لکھتا اور قبر ادا شدہ پہاڑ جتنا ہے۔ (معارف)

دیجئے۔ یہ مسئلہ یاد رہے کہ غیر مسلم بھٹیوں وغیرہ کو کھال تو کیا ایک بوٹی بھی قربانی کے گوشت میں سے دینا جائز نہیں۔

﴿10﴾ اگر جانور کے گلے میں رسی، تھہ، چمڑے کا پٹا، گھنٹرو، ہار وغیرہ ہے تو ان سب کو چھری سے جوں توں کاٹ کر نہیں بلکہ قاعدے کے مطابق کھول کر نکال لینا چاہئے تاکہ ناپاک نہ ہوں۔ بغیر نکالے ذبح کرنے کی صورت میں یہ چیزیں خون آلود ہو جاتی ہیں اور مسئلہ یہ ہے کہ بلا حاجت کسی پاک چیز کو قَتْلُ (یعنی جان بوجھ کر) ناپاک کرنا حرام ہے۔ بالفرض ناپاک ہو بھی جائیں تب بھی ان کو پھینک نہ دیا جائے، پاک کر کے خود استعمال میں لائیں یا کسی مسلمان کو دیدیں۔ یاد رکھئے! تَضْیِیع مال (یعنی مال ضائع کرنا) حرام ہے۔

﴿11﴾ چھری پھیرنے سے قبل جانور کے گلے کی کھال نرم کرنے کیلئے اگر پاک پانی کے برتن میں ناپاک خون والا ہاتھ ڈال کر چٹو بھرا تو چٹو کا اور اُس برتن کا تمام پانی ناپاک ہو گیا۔ اب یہ پانی گلے پر مت ڈالئے۔ اس کا آسان ساحل یہ ہے کہ جن کا جانور ہے اُسی سے کہئے وہ پاک صاف پانی کا گلاس بھر کر اپنے ہاتھ سے جانور کے گلے پر ڈالئے مگر یہ احتیاط کی جائے کہ گلاس سے پانی ڈالنے یا چھڑکنے کے دوران بیچ میں نہ کوئی اپنا خون آلود ہاتھ ڈالئے نہ ہی پانی والے گلے پر خون والا ہاتھ ملے یہ بات صرف قربانی کیلئے خاص نہیں، جب بھی ذبح کریں اس کا

فَوَاقِنْ مُصَظَفَةً صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک یہ اِتام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (برقی)

خیال رکھئے۔

﴿12﴾ دَنَحْ کے بعد خون آلود چھری اور اُسی خون سے لُتھڑے ہوئے ہاتھ دھونے کیلئے پانی کی ہالٹی میں ڈال دینے سے چھری اور ہاتھ پاک نہیں ہوتے اُلٹا ہالٹی کا سارا پانی بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔ اکثر اسی طرح کے ناپاک پانی سے کھال اُدھیڑنے میں بھی مدد لی جاتی ہے اور یہی پانی گوشت کے اندرونی حصے میں جمع شدہ خون دھونے کیلئے بھی بہایا جاتا ہے گوشت کے اندر کا خون پاک ہوتا ہے مگر ناپاک پانی بہانے کے سبب یہ نقصان ہوتا ہے کہ یہ ناپاک پانی جہاں جہاں سے گزرتا ہے گوشت کے پاک حصے کو بھی ناپاک کرتا چلا جاتا ہے۔ ایسا مت کیجئے۔

﴿13﴾ اَجیر گوشت فروش کیلئے یہ ضروری ہے کہ بقرہ عید کے عُرف و عادت (یعنی دستور) کے مطابق قُر بانی کے گوشت کی بوٹیاں بنا کر دے۔ بعض قصاب جلد بازی کے سبب گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے بناتے، نلیاں بھی صحیح سے توڑ کر نہیں دیتے اور سری پائے بھی ثابت چھوڑ کر چل دیتے ہیں، ایسا نہ کیا کریں۔ اس طرح قربانی کروانے والے سخت آزمائش میں آ جاتے ہیں اور بسا اوقات سری پائے وغیرہ پھینکنے پڑ جاتے ہیں۔ بعض لوگ صبر کرنے کے بجائے قصاب کو بُرے بُرے اَلقَاب اور گالیوں سے نوازتے اور خوب گناہوں بھری باتیں کرتے ہیں۔ ہاں، اجارہ کرتے وَ قَت قصاب نے کہہ دیا ہو کہ سری پائے بنا کر نہیں

فِرْقَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

دو گاتو اب ثابت چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

﴿14﴾ بعض قصاب حرص کے سبب بہت زیادہ جانور ”بک“ کر لیتے ہیں اور ایک جگہ چھری پھیر کر دوسری جگہ چلے جاتے ہیں، پھر اُدھر گلا کاٹ کر پہلی جگہ واپس آ کر کھال اُدھیڑنے لگتے ہیں اور اب دوسری جگہ والے ”انتظار“ کی آگ میں سلگتے ہیں۔ اس طرح لوگ بہت تکلیف میں آتے، باتیں بناتے، قصاب کو بُرا بھلا کہتے ہیں اور پھر کئی گنا ہوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ قصابوں کو چاہئے کہ کام اُنتاہی لیں جتنا سلیقے کے ساتھ کر سکیں اور کسی کو شکایت کا موقع نہ ملے۔

﴿15﴾ قصاب کو چاہئے کہ گوشت بناتے وقت حرام اُجڑا جڈا کر کے پھینک دے۔ جسے گوشت کھانا ہو اُس پر ذبیحہ کی حرام چیزوں کی شناخت فرض اور مکروہ تحریمی اجزا کی پہچان واجب ہے تاکہ گناہوں بھری چیزیں نہ کھا ڈالے۔ (گوشت کے نہ کھائے جانے والے اجزا کا بیان آگے آرہا ہے)

﴿16﴾ گوشت فروش کو چاہئے کہ قربانی کے دنوں میں پیسے کمانے کی حرص کے سبب شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے 100 جانور غُلط سلط کاٹ کر اپنی آخرت داؤ پر لگانے کے بجائے شریعت کے مطابق بے شک صرف ایک ہی جانور کاٹے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہانوں میں اس کی خوب برکتیں پائے گا کہ پیسوں کے لالچ میں جلد بازی کی وجہ سے اس کام میں بسا اوقات بہت

﴿فَرْمَانُ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾: جو شخص مجھ پر زور و پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (عمرانی)

سارے گناہ کرنے پڑ جاتے ہیں۔

﴿17﴾ بعض گوشت فروش بیچنے کے بڑے (اور چھوٹے) جانور کی کھال اُتار لینے کے بعد گوشت کے

اندر موجود دل میں کٹ لگا کر اُس میں یا خون کی بڑی نُس میں پائپ کے ذریعے پانی

چڑھاتے ہیں، اس طرح کرنے سے گوشت کا وژن بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح کا

گوشت دھوکے سے بیچنا بھی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ بعض مرغی کا

گوشت بیچنے والے ذبح کے بعد مرغی کے پُر اُتار کر پیٹ کی صفائی کر کے صرف دل

اُس میں لگا رہنے دیتے اور اُس مرغی کو تقریباً 15 منٹ کیلئے پانی میں ڈال دیتے ہیں،

اس طرح اس کے گوشت کا وژن تقریباً 150 گرام بڑھ جاتا ہے۔ ذبح شدہ کمزور

بکرے کے ٹھنڈا ہونے کے بعد اُس کی ہونگ کے ذریعے گوشت میں منہ سے ہوا بھر کر

گوشت کو پھلادیتے ہیں، گا ہک گوشت لیکر گھر پہنچتا ہے تو ہوا نکل چکی ہوتی ہے اور

گوشت کی تیز والی ہڈیاں رہ جاتی ہیں۔ یہ بھی سراسر دھوکا ہے، بالخصوص قربانی کے دنوں

میں وژن سے بیچے جانے والے زندہ بکروں وغیرہ کو بیسن (یعنی چنے کا آنا) کھلا کر اوپر

خوب پانی وغیرہ پلا کر ان کا وژن بڑھا دیا جاتا ہے، ایسے جانور بھی یوں دھوکے سے

بیچنا گناہ ہے۔ یاد رکھئے! حرام کمائی میں کوئی بھلائی نہیں۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے حرام کا ایک لقمہ کھایا اُس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کی جائیں گی

اور اس کی دعا چالیس دن تک نامقبول ہوگی۔ (الفردوس بمأثور الخطاب ج ۳ ص ۵۹۱ حدیث ۵۸۵۳)

مزید ایک روایت میں ہے: ”انسان کے پیٹ میں جب حرام کا لقمہ پڑتا ہے، زمین و

آسمان کا ہر فرشتہ اُس پر اُس وقت تک لعنت کرتا ہے جب تک کہ وہ حرام لقمہ

﴿فَوَاقِنْ صِطْلَهُ﴾ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

اُس کے پیٹ میں رہے اور اگر اسی حالت میں مر گیا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔‘

(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۱۰)

﴿18﴾ دُرُست کام کرنے میں یقیناً وقت زیادہ صُرف ہوگا، اس پر ہو سکتا ہے ہم پیشہ افراد مذاق بھی اڑائیں مگر اس پر صَبْر کیجئے، خبردار! کہیں شیطان لڑائی بھڑائی میں الجھا کر گناہوں میں نہ پھنسا دے!

﴿19﴾ گوشت کا جو حصّہ گو بریاءِ ذَنْح کے وَقت نکلے ہوئے خون والا ہو جائے، اُس کو جُدا رکھئے اور گوشت کے مالِک کو بتا دیجئے تاکہ وہ اسے الگ سے پاک کر سکے۔ پکانے میں اگر ایک بھی ناپاک بوٹی ڈال دی تو وہ پوری دیگ کا قورمہ یا بریانی ناپاک کر دے گی اور اس کا کھانا حرام ہو جائے گا۔ (یاد رہے! ذَنْح کے بعد گردن کے کٹے ہوئے حصّے پر بچا ہوا خون اور گوشت کے اندر مُثُلًا پیٹ میں یا چھوٹی چھوٹی رگوں میں جو خون رہ جاتا ہے وہ نیز دل، کلیجی وغیرہ کا خون پاک ہوتا ہے۔ ہاں دمِ مَسْفُوح یعنی ذَنْح کے وَقت جو خون بہ کر نکل چکا وہ اگر کٹے ہوئے گلے وغیرہ کو لگ گیا تو ناپاک کر دے گا)

﴿20﴾ جانور کا ٹٹنے اور کٹوانے والے کو چاہئے کہ آپس میں اُجرت طے کر لیں کیوں کہ مسئلہ یہ ہے کہ جہاں دَلَالۃً (UNDER STOOD) یعنی علامت سے معلوم ہو، یا

فَوَاقِنْ فِصْلَةً مِّنْ اَللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَمُ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ تین اور دس مرتبہ شام و رُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مُحَمَّد رَوَات)

صَرَاحَةً (یعنی کھلم کھلا، ظاہراً) اُجرت ثابت ہو وہاں طے کرنا واجب ہے۔ ایسے موقع پر طے کرنے کے بجائے اس طرح کہہ دینا: کام پر آ جاؤ دیکھ لیں گے، جو مناسب ہو گا دیدیں گے، خوش کر دیں گے، خرچی ملے گی وغیرہ الفاظ قَطْعاً ناکافی ہیں۔ بغیر طے کئے اُجرت لینا دینا گناہ ہے، طے شدہ سے زائد طلب کرنا بھی ممنوع ہے۔ ہاں جہاں ایسا معاملہ ہو کہ کام کروانے والے نے کہا: کچھ نہیں دوں گا، اُس نے کہہ دیا: کچھ نہیں لوں گا۔ اور پھر کام کروانے والے نے اپنی مرضی سے دے دیا تو اس لین دین میں کوئی حرج نہیں۔

ہاگوشت کے ۲۲ اجزاء جو نہیں کھائے جاتے

فیضانِ سنت جلد اول اوپر سے صفحہ 405 تا 408 پر ہے: میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حلال جانور کے سب اجزاء حلال ہیں مگر بعض کہ حرام یا ممنوع یا مکروہ ہیں ﴿1﴾ رگوں کا خون ﴿2﴾ پتا ﴿3﴾ پھلنا (یعنی مٹانہ) ﴿4، 5﴾ علاماتِ مادہ و نر ﴿6﴾ بیضے (یعنی کپورے) ﴿7﴾ عُدود ﴿8﴾ حرام مغز ﴿9﴾ گردن کے دوپٹھے کہ شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں ﴿10﴾ جگر (یعنی کیچی) کا خون ﴿11﴾ تلی کا خون

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

﴿12﴾ گوشت کا خون کہ بعدِ ذبح گوشت میں سے نکلتا ہے ﴿13﴾ دل کا

خون ﴿14﴾ پت یعنی وہ زرد پانی کہ پتے میں ہوتا ہے ﴿15﴾ ناک کی

رطوبت کہ بھیر میں اکثر ہوتی ہے ﴿16﴾ پاخانے کا مقام ﴿17﴾ اوجھڑی

﴿18﴾ آنتیں ﴿19﴾ نُطْفہ ﴿20﴾ وہ نُطْفہ کہ خون ہو گیا ﴿21﴾ وہ

(نُطْفہ) کہ گوشت کا لوتھڑا ہو گیا ﴿22﴾ وہ کہ (نُطْفہ) پورا جانور بن گیا اور مردہ

نکلا یا بے ذبح مر گیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۲۴۰، ۲۴۱)

سمجھدار قصاب بعض ممنوعہ چیزیں نکال دیا کرتے ہیں مگر بعض میں ان کو بھی معلومات نہیں ہوتیں یا بے احتیاطی برتتے ہیں۔ لہذا آج کل عموماً لاعلمی کی وجہ سے جو چیزیں سالن میں پکائی اور کھائی جاتی ہیں ان میں سے چند کی نشاندہی کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

خون

ذبح کے وقت جو خون نکلتا ہے اُس کو ”دَمِ مَسْفُوح“ کہتے ہیں۔ یہ ناپاک ہوتا

ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ بعدِ ذبح جو خون گوشت میں رہ جاتا ہے مثلاً گردن کے کٹے

ہوئے حصے پر، دل کے اندر، کلیجی اور تہی میں اور گوشت کے اندر کی چھوٹی چھوٹی رگوں میں یہ

اگرچہ ناپاک نہیں مگر اس خون کا بھی کھانا ممنوع ہے۔ لہذا پکانے سے پہلے صفائی کر لیجئے۔

فَرْمَانِ مُصِطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی)

گوشت میں کئی جگہ چھوٹی چھوٹی رگوں میں خون ہوتا ہے ان کی نگہداشت کافی مشکل ہے، پکنے کے بعد وہ رگیں کالی ڈوری کی طرح ہو جاتی ہیں۔ خاص کر بھیجے، سری پائے اور مرغی کی ران اور پر کے گوشت وغیرہ میں باریک کالی ڈوریاں دیکھی جاتی ہیں کھاتے وقت ان کو نکال دیا کریں۔ مرغی کا دل بھی ٹائٹ نہ پکائیے، لمبائی میں چار چیرے کر کے اس کا خون پہلے اچھی طرح صاف کر لیجئے۔

حرام مغز

یہ سفید ڈورے کی طرح ہوتا ہے جو کہ بھیجے سے شروع ہو کر گردن کے اندر سے گزرتا ہوا پوری ریڑھ کی ہڈی میں آخر تک جاتا ہے۔ ماہرِ قصاب گردن اور ریڑھ کی ہڈی کے بیچ سے دو پرکالے یعنی دو ٹکڑے کر کے حرام مغز نکال کر پھینک دیتے ہیں۔ مگر بارہا بے احتیاطی کی وجہ سے تھوڑا بہت رہ جاتا ہے اور سالن یا بریانی وغیرہ میں پک بھی جاتا ہے۔ چنانچہ گردن، چانپ اور کمر کا گوشت دھوتے وقت حرام مغز تلاش کر کے نکال دیا کریں۔ یہ مرغی اور دیگر پرندوں کی گردن اور ریڑھ کی ہڈی میں بھی ہوتا ہے، پکانے سے قبل اس کو نکالنا بہت مشکل ہے لہذا کھاتے وقت نکال دینا چاہئے۔

پٹھے

گردن کی مضبوطی کیلئے اس کی دونوں طرف پیلے رنگ کے دو لمبے لمبے پٹھے

فَرْمَانِ مُصِطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلیٰ)

کندھوں تک کھچے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان پٹھوں کا کھانا ممنوع ہے۔ گائے اور بکری کے تو آسانی سے نظر آجاتے ہیں مگر مرغی اور پرندوں کی گردن کے پٹھے باسانی نظر نہیں آتے، کھاتے وقت ڈھونڈ کر یا کسی جاننے والے سے پوچھ کر نکال دیتے۔

عُدُوْد

گردن پر، حلق میں اور بعض جگہ چربی وغیرہ میں چھوٹی بڑی کہیں سُرخ اور کہیں مٹیالے رنگ کی گول گول گانٹھیں ہوتی ہیں ان کو عَزْرَبِی میں عُدَّہ اور اُردو میں عُدُوْد کہتے ہیں۔ یہ بھی مت کھائیے، پکانے سے پہلے ڈھونڈ کر نکال دیتے۔ اگر پکے ہوئے گوشت میں بھی نظر آجائے تو نکال دیتے۔

کُپُوْرَا

کُپُوْرے کو کُھسِیہ، فُوَطہ یا بَیْضَہ بھی کہتے ہیں ان کا کھانا مکروہ تحریمی ہے۔ یہ بیل، بکرے وغیرہ (عَر یعنی مذکر) میں نمایاں ہوتے ہیں۔ مُرنعہ (عَر) کا پیٹ کھول کر آنتیں ہٹائیں گے تو پیٹھ کی اندرونی سطح پر انڈے کی طرح سفید دو چھوٹے چھوٹے بیج نما نظر آئیں گے یہی کُپُوْرے ہیں۔ ان کو نکال دیتے۔ افسوس! مسلمانوں کی بعض ہوٹلوں میں دل، کلیجی کے علاوہ بیل، بکرے کے کُپُوْرے بھی تو بے پر بھون کر پیش کئے جاتے ہیں غالباً ہوٹل کی زبان میں اس دُش کو ”کٹا کٹ“ کہا جاتا ہے۔ (شاید اس کو ”کٹا کٹ“ اس لئے

فَرْمَانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

کہتے ہیں کہ گاہک کے سامنے ہی دِل یا کپورے وغیرہ ڈال کر تیز آواز سے توے پر کاٹتے اور بھونکتے ہیں اِس سے ”کٹاکٹ“ کی آواز گونجتی ہے)

اَو جھڑی

اَو جھڑی کے اندر غلاظت بھری ہوتی ہے اِس کا کھانا مکروہ تحریمی ہے مگر مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو آج کل اِس کو شوق سے کھاتی ہے۔

”یا رسول اللہ آپ پر جان قربان“ کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے قربانی کی کھالیں جمع کرنے والے کیلئے 22 نیتیں اور احتیاطیں

دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: ﴿1﴾ ”مسلمان کی نیت اِس

کے عمل سے بہتر ہے۔“ (معجم کبیر ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲) ﴿2﴾ ”اچھی نیت بندے

کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔“ (الْفَرْدوس بِمَأثور الخُطاب ج ۴ ص ۳۰۵ حدیث ۶۸۹۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا (۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ رِضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اچھی اچھی نیتیں کرتا ہوں ﴿۲﴾ ہر حال میں شریعت و سنت کا دامن تھامے رہوں گا ﴿۳﴾ قربانی کی کھالوں کے لئے بھاگ دوڑ کے ذریعے

فَرْمَانِ مُصِطَفَی ﷺ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

دُعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاون کروں گا ﴿۴﴾ کوئی لاکھ بدسلوکی کرے مگر اظہارِ غصّہ اور ﴿۵﴾ بد اخلاقی سے پرہیز کر کے دعوتِ اسلامی کی ناموس و عزّت کی حفاظت کروں گا ﴿۶﴾ قربانی کی کھالوں کے سبب لاکھ مصروفیت ہوئی بلا عذرِ شرعی کسی بھی نماز کی جماعت تو کیا تکبیرِ اولیٰ بھی تَرَک نہیں کروں گا ﴿۷﴾ پاک لباس مع عمامہ شریف اور تہبند شاپر وغیرہ میں ڈال کر نمازوں کیلئے ساتھ رکھوں گا (حسبِ ضرورت بستے وغیرہ پر بھی رکھ سکتے ہیں۔

اس کی خاص تاکید ہے، کیوں کہ دُحّ کے وقت نکلا ہوا خونِ نجاستِ غلیظہ اور پیشاب کی طرح ناپاک ہے اور کھالیں جمع کرنے والے کا اپنے کپڑے پاک رکھنا انتہائی دشوار ہے۔ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 389 پر ہے: ”نجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اُس کا پاک کرنا

فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصدِ اُپڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بَیْتِ (یعنی اس حکمِ شریعت کو ہلکا جان کر) ہے تو کُفّر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو کُفّر و

تُحْرِیْمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہوا اور قصدِ اُپڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کیے نماز ہوگئی مگر خلافِ سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے“ ﴿۸﴾ مسجد، گھر، مکتب اور

مدرسے وغیرہ کی دَریّوں، چٹائیوں، کارپیٹ اور دیگر چیزیں خونِ آلود ہونے سے بچاؤں گا (وُضُو خانے کے گیلیے فرش یا پائیدان وغیرہ پر بھی خونِ آلود پاؤں سمیت جانے سے بچنے اور وُضُو کرتے ہوئے خوب احتیاط کرنے کی ضرورت ہے ورنہ نجاست کی آلودگی اور ناپاک پانی کے چھینٹوں

فَرَمَانِ مُصِطَفَی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر کُڑو، شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (ابن ماجہ)

سے اپنے ساتھ دوسروں کو بھی ناپاک کر ڈالنے کا احتمال رہے گا ﴿۹﴾ خون آلود بدبودار کپڑوں سمیت مسجد میں نہیں جاؤں گا (بدبو نہ بھی آتی ہو تب بھی ناپاک بدن یا کپڑا یا چیز مسجد میں لے جانا منع ہے۔ زخم، پھوڑے، کپڑے، عمامے، چادر، بدن یا ہاتھ منہ وغیرہ سے بدبو آتی ہو تو تب بھی مسجد کے اندر داخل ہونا حرام ہے۔ فیضانِ سنت جلد اول صفحہ ۱۲۷ پر ہے: مسجد کو (بدبو سے) بچانا واجب ہے ولہذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام، مسجد میں دیاسلائی (یعنی ماچس کی تیلی) سلگانا حرام، حتیٰ کہ حدیث میں ارشاد ہوا: مسجد میں کچا گوشت لے جانا جائز نہیں۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۱۳ حدیث ۷۴۸) حالانکہ کچے گوشت کی (بدبو) یُسْتُ خَفِیف (یعنی ہلکی) ہے ﴿۱۰﴾ قلم، رسید بک، پیڈ، گلاس، چائے کے پیالے وغیرہ پاک چیزوں کو ناپاک خون نہیں لگنے دوں گا (فتاویٰ رضویہ منہج جلد ۴ صفحہ ۵۸۵ پر ہے ”پاک چیز کو (بلا اجازت شرعی) ناپاک کرنا حرام ہے“) ﴿۱۱﴾ جو دوسرے ادارے کو کھال دینے کا وعدہ کر چکا ہو گا اُس کو بدعہدی کا مشورہ نہیں دوں گا (آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھی اچھی تینوں کے ساتھ آپ سارا ہی سال مُتَوَجَّہ رہنے اور خود ہی پہنل کر کے کھال بک کروا کر رکھنے) ﴿۱۲﴾ اپنی طے شدہ کھال اگر کسی سنی ادارے کا آدمی لینے نہیں پہنچا، یا ﴿۱۳﴾ غلطی سے میرے پاس آگئی تو بہ نیت ثواب ادھر دے آؤں گا ﴿۱۴﴾ جو کھال دے گا ہوسکا تو اُس کو مکتبۃ المدینہ کا کوئی رسالہ یا پمفلٹ تحفہ پیش کروں گا ﴿۱۵﴾ نیز اُس کو ”شکریہ، جَزَاکَ اللہ“ کہوں گا

فَرْمَانِ مُصْطَفَیْ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ڈُکڑ ہو اور وہ مجھ پر ڈُکڑ دیا کرے۔ (مام)

(فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللہَ۔ یعنی جس

نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بھی شکریہ ادا نہ کیا۔) (ترمذی ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث

۱۶۶۲) ﴿۱۶﴾ کھال دینے والے پر انفرادی کوشش کر کے اُس کو سنتوں بھرے اجتماع

اور ﴿۱۷﴾ مَدَنی قافلوں میں سفر وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ﴿۱۸﴾ بعد میں بھی اُس سے

رابطہ رکھ کر کھال دینے کے احسان کے بدلے میں اُسے مَدَنی ماحول میں لانے کی کوشش

کروں گا اگر ﴿۱۹﴾ وہ مَدَنی ماحول میں ہوا تو اُسے مَدَنی قافلے کا مسافر یا ﴿۲۰﴾ مَدَنی

انعامات کا عامل بناؤں گا ﴿۲۱﴾ کوئی نہ کوئی مزید مَدَنی ترکیب کروں گا (ذمے داران کو

چاہئے کہ بعد میں وقت نکال کر کھال دینے والوں کا شکریہ ادا کرنے ضرور جائیں نیز ان سب محسنین کو

علاقائی سطح پر یا جس طرح مناسب ہوا اکٹھا کر کے مختصر آئینے کی دعوت اور لنگر رسائل وغیرہ کی ترکیب

فرمائیں۔ رسائل کی دعوتِ اسلامی کے چندے سے نہیں جُدا گا نہ ترکیب کرنی ہوگی) ﴿۲۲﴾ دُور و

نزدیک جہاں سے بھی کھال اُٹھانے (یا بستہ یا کوئی سا کام سنبھالنے) کا ذمے دار اسلامی بھائی

حکم فرمائیں گے، بلا رَد و کُد اطاعت کروں گا۔ (یہ نیتیں بہت کم ہیں، علمِ نیت سے آشنا مزید

بہت ساری نیتیں نکال سکتا ہے)

ایک اہم شرعی مسئلہ

ہمیشہ قربانی کی کھالیں اور نفلی عطیات ”گلی اختیارات“ یعنی کسی بھی نیک اور جائز

فَرْمَانِ مُصِطَفَیْ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہِ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

کام میں خرچ کر لئے جائیں اس نیت سے عنایت فرمایا کریں کیونکہ اگر مخصوص کر کے دیا مثلاً کہا کہ: ”یہ دعوتِ اسلامی کے مدرّے کیلئے ہے“ تو اب مسجد یا کسی اور مدرّہ (یعنی عنوان) میں اس کا استعمال کرنا گناہ ہو جائے گا۔ لینے والے کو بھی چاہیے کہ اگر کسی مخصوص کام کیلئے بھی چندہ لے تو احتیاطاً کہہ دیا کرے کہ ہمارے یہاں مثلاً دعوتِ اسلامی میں اور بھی دینی کام ہوتے ہیں، آپ ہمیں ”کُلّی اختیارات“ دے دیجئے تاکہ یہ رقم دعوتِ اسلامی جہاں مناسب سمجھے وہاں نیک اور جائز کام میں خرچ کرے۔ یاد رہے! چندہ دینے والا ”ہاں“ کرے اور وہ چندہ یا کھال وغیرہ کا اصل مالک ہو تو ہی ”اجازت“ مانی جائے گی۔ لہذا چندہ یا کھال پیش کرنے والے سے پوچھ لیا جائے کہ یہ کس کی طرف سے ہے اگر کسی اور کا نام بتائے تو اب اس کا ”ہاں“ کرنا مفید نہ ہوگا اصل مالک سے فون وغیرہ کے ذریعے رابطہ کرے۔ (زکوٰۃ اور فطرہ دینے والے سے کُلّی اختیارات لینے کی حاجت نہیں کیوں کہ یہ ”شرعی حیلے“ کے ذریعے استعمال کیے جاتے ہیں)

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب

المدینہ کراچی، پاکستان فون: 91-4921389

www.dawateislami.net

مَدَنی التَّجَا: قربانی کے تفصیلی مسائل بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 337 تا 353 میں

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر رُز و شریف پڑھو! اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (درستور)

ملاحظہ فرمائیے۔

رقصِ ریل کی بہاریں تو مٹی میں دیکھیں

دلِ خونابہ فشاں کا بھی ترپنا دیکھو (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



طالبِ علم مدینہ
بیچ و مغفرت و
بے حساب
جنت الفردوس
میں آقا کا پڑوس

۲۱ ذیقعدۃ الحرام ۱۴۳۲ھ

18 اکتوبر 2011ء

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

الصَّمْتُ اَرْفَعُ الْعِبَادَةَ

خاموشیِ اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔

(الْجَامِعُ الصَّغِيرُ لِلْسُّيُوطِيِّ حَدِيثُ ۵۱۵۸)

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کودے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعزاز اور جلوس میلا دو غیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گا بھوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد رسائل بھرا رسالہ یامَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دعوت میں چائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھوئے جب تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامِ سیف)

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
16	مرنے کے بعد مظلوم جانور مُسَلَّم ہو سکتا ہے	1	دُرُود شریف کی فضیلت
17	قُرْبانی کے وقت تماشا دیکھنا کیسا؟	1	اہلِ بَقِ گھوڑے سوار
18	ذبیحہ کو آرام پہنچائیے	2	چار فرماں مینِ مصطفیٰ ﷺ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
19	جانور کو بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں	3	کیا قرض لے کر بھی قربانی کرنی ہوگی؟
20	بکری پُھری کی طرف دیکھ رہی تھی	3	پٹھراط کی سواری
20	ذبح کیلئے ٹانگ مت گھسیٹو!	4	قُرْبانی کرنے والے بال ناخن نہ کاٹیں
21	کبھی پر رحم کرنا باعثِ مغفرت ہو گیا	5	غریبوں کی قُرْبانی
21	کبھی کو مارنا کیسا؟	5	مُتَحَبِّب کام کیلئے گناہ کی اجازت نہیں
22	قُرْبانی میں عقیقہ کا حصہ	6	قربانی واجب ہونے کیلئے کتنا مال ہونا چاہئے
22	اجتماعی قُرْبانی کا گوشت وژن کر کے تقسیم کرنا ہوگا	8	وقت کے اندر شرائط پائے گئے تو ہی قُرْبانی واجب ہوگی
22	اندازے سے گوشت تقسیم کرنے کے دو چیلے	8	قربانی کے 12 مدنی پھول
23	قُرْبانی کے گوشت کے تین حصے	10	عیب دار جانوروں کی تفصیل جن کی قُرْبانی نہیں ہوتی
23	وصیت کی قُرْبانی کے گوشت کا مسئلہ	12	ذبح میں کتنی رگیں کتنی چاہئیں؟
24	چھ سوالات و جوابات	13	قربانی کا طریقہ
24	چندے کی رقم سے اجتماعی قُرْبانی کیلئے گائیں خریدنا	14	قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے
24	عُرْبَا کو کھالیں لینے دیجئے	14	مدنی التجا
25	کھالوں کیلئے بے جا ضد مت کیجئے	15	بکری جتنی جانور ہے
26	سُستی مدارس کی کھالیں مت کاٹئے	15	جانوروں پر رحم کی اپیل

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر ایک رُودِ شریف پڑتا ہے (اللہ عزوجل اُس کیلئے ایک قیرا ادا کر لکھتا اور قیرا ادا کر پھاڑتا ہے۔ (مہاراق)

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
40	غزوہ	27	سُئی مدر سے کو کھال خود دے آئیے
40	کپورا	28	اپنی قربانی کی کھال بیچ دی تو؟
41	اوجھڑی	29	قصاب کے لیے 20 مدنی پھول
41	کُربانی کی کھالیں جمع کرنے والے کیلئے 22 تینیں اور احتیاطیں	37	گوشت کے 22 اجزاء جو نہیں کھائے جاتے
44	ایک اہم شرعی مسئلہ	38	خون
46	مدنی التجا	39	حرام مغز
48	ماخذ و مراجع	39	پٹھے

ماخذ و مراجع

مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ	کتاب
فضاء القرآن پبلی کیشنز، مرکز الدیاء لاہور کوئٹہ	مراۃ المناجیح اشیۃ المدعات	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی دارالکتب العلمیہ بیروت	قرآن پاک صحیح بخاری صحیح مسلم
دارالمعرفۃ بیروت	الزوائد جرن اقتراف الکبائر	دارالمنہج بیروت	سنن ترمذی
دارالکتب العلمیہ بیروت	مکافئۃ القلوب	دارالفکر بیروت	سنن ابن ماجہ
دارالکتب العلمیہ بیروت	لطائف المؤمنین والاخلاق	دارالمعرفۃ بیروت	مسند امام احمد
دارالفکر بیروت	درۃ الناصحین	دارالفکر بیروت	اسنن الکبری
دارالکتب العلمیہ بیروت	حیاۃ الحوایان	دارالکتب العلمیہ بیروت	المستدرک
داراحیاء التراث العربی بیروت	ہدایہ	دارالمعرفۃ بیروت	معجم کبیر
دارالمعرفۃ بیروت	درمختار رد المحتار	داراحیاء التراث العربی بیروت	شعب الایمان
دارالفکر بیروت	عالمگیری	دارالکتب العلمیہ بیروت	الفردوس بما ثور الخطاب
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	بہار شریعت	دارالکتب العلمیہ بیروت	الجامع الصغیر
رضا فاؤنڈیشن مرکز الدیاء لاہور	فتاویٰ رضویہ	دارالکتب العلمیہ بیروت	مرقاۃ المفاتیح
مکتبۃ رضویہ باب المدینہ کراچی	فتاویٰ امجدیہ	دارالفکر بیروت	

پہلے کبھی تناول فرماتے

سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ، جنابِ رَحْمَةُ اللَّهِ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عیدِ قربان کے دن کچھ نہ کھاتے تھے، جب تک (عید کی نماز پڑھ کر) واپس تشریف نہ لے آتے پھر اپنی قربانی سے (گوشت) تناول فرماتے۔^۱ دوسری روایت میں ہے: اپنی قربانی (کے گوشت میں) سے کبھی تناول فرماتے۔^۲

عیدِ قربان کی نماز سے پہلے کھانا کیسا؟

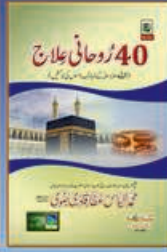
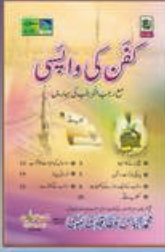
❁ مُسْتَحَبَّ یہ ہے کہ عیدِ قربان کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھائے۔^۳ ❁ عیدِ قربان میں مُسْتَحَبَّ یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کریں اور کھالیا تو مکروہ نہیں۔^۴

— دینہ —

۱: مُسنَدُ إِمَامِ أَحْمَد بن حنبل ج ۹ ص ۱۷ حدیث ۲۳۰۴۵

۲: معرفة السنن والآثار للبيهقي ج ۳ ص ۳۵ حدیث ۱۸۸۶

۳: البنایة شرح الهدایة ج ۳ ص ۱۲۱ ۴: بہار شریعت ج ۴ ص ۷۸۴ ملخصاً۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت منتشیر کی گئی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اٹھی اٹھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں بہتیتِ ثوابِ سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اس کی بدکت سے پابند سنت بنئے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گونے کا ذمہ بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذمہ بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- راولپنڈی: فضل داد پور کھنٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 انور سٹریٹ، صدر۔
- سرور آباد (نیشنل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- نخان پور: ڈرامائی چوک نمبر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- کشمیر: چوک شہیدان میر پور۔ فون: 058274-37212
- نواب شاہ: پیکر بازار مینو MCB۔ فون: 0244-4362145
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفٹری ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- سکسر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- مٹان: نزدیکی والی مسجد، اندرون پور گزٹ۔ فون: 061-4511192
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شوق پور موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- اکوڑہ: کالج روڈ، القابلیہ نوید مسجد نزد تحصیل نوسل ہال فون: 044-2550767
- بھکر اڑپہ (سرگودھا) نیما مارکیٹ، بالقابلیہ جامع مسجد سیدہ حاملہ شاہ۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)